ہندوستان بھر میں اہل سنت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر شائع ہوتا ہے!

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّہْهُ فِی الدِّین

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے یا وی۔پی کی اجازت۔
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کی جائے گی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ہو کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب سے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہوں گے۔
(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے۔

(ایڈیٹر)

عام اغراض اخبار

اہل اسلام کو عموماً اور حنفیوں کی خصوصاً حمائت کرنا۔
گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔
اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

رؤسائے عظام سے سالانہ چندہ ...
عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عار
ممالک غیر سے ۱۰ شلنگ

(ایڈیٹر)

کل خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ و راعین میگزین امرتسر ہونی چاہیے

جلد (۷) مطبوعہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۴۳ سنہ ہجری مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۴ سنہ عیسوی یوم سہ شنبہ نمبر (۲۸)

ناظرین الفقیہ!

الفقیہ ۱۴ ستمبر ۲۴ء کے صفحہ پر ہم نے الفقیہ کی سہ ماہی رپورٹ درج کی تھی۔ جو امید ہے کہ تمام ناظرین و معاونین اخبار نے ملاحظہ کی ہوگی۔ جن حضرات نے بغور ملاحظہ نہیں کی وہ مہربانی کرکے اسکو مکرر ملاحظہ کریں۔ ہم اپنے وعدہ پر قائم ہیں اور انشاء اللہ قائم رہیں گے۔ (مینیجر)

یاران طریقت کو مژدہ

اعلیحضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین مولانا مولوی حافظ حاجی سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری مدظلہ العالی دورے سے بخیریت وارد علیپور شریف ہوگئے ہیں۔

جن حضرات کی خدمت میں منی آرڈر کا فارم پہونچے وہ سالانہ چندہ بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (مینیجر)

ضروری اطلاع

جن حضرات کی خدمت میں بطور نمونہ رسالہ حنفی امرتسر کے متواتر تین ماہ سے حاضر ہوتے اور باوجود کئی بار لکھنے کے کہ اگر خریداری منظور نہیں تو اطلاع دیں اور اگر منظور ہے تو فارم منی آرڈر پر کرکے دو روپیہ چندہ سالانہ ارسال کردیں مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لہذا اب ستمبر اور اکتوبر کے رسالے اُن کی خدمت میں ۲۰ اکتوبر کو بذریعہ وی۔پی عہ روانہ کئے جائیں گے۔ ان اصحاب کا اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وہ وی۔پی مرسلہ کو وصول فرماکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ جن اصحاب کو وی۔پی وصول کرنا منظور نہ ہووے وہ اس وقت بذریعہ کارڈ اطلاع دیکر ہم کو مزید نقصان سے بچا دیں۔ مکرر تاکید ہے کہ اپنے دو پیسہ کے لئے ہمارا سوا محصولڈاک کا نقصان نہ کراویں۔ اس سے پہلے ان کی خدمت میں ہم ہر لاگت کے رسالے بھیجکر نقصان اٹھا چکے ہیں۔ (مینیجر)

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ

انجمن کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ و ۲۸ اکتوبر ۲۴ء کی اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی دروازہ میں منعقد ہوگا۔ بزرگان قوم اور ہمدردان انجمن کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کیگئی ہے کہ وہ جلسہ میں تشریف لاکر اپنے تجربات اور پاکیزہ خیالات سے شائقین کو مستفیض فرمائیں۔ جلسہ کی تیاریاں ایک وسیع پیمانہ پر کیجارہی ہیں ارکان انجمن اس کی کامیابی کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ خدا عزوجل کے فضل سے پوری توقع ہے کہ وہ اس جلسہ کو بےنظیر کامیابی عطا فرمائیگا

انجمن

نعمانیہ ہند لاہور کا ۳۷ سالانہ جلسہ بتاریخ ۷، ۸، ۹ نومبر ۲۴ء کو بمقام لاہور انجمن کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ متصل ...

حضرت مجدد بریلوی

(رحمۃ اللہ علیہ)

کا

عرس مبارک

بتواریخ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ بریلی میں حضرت تاج العلماء والفحول - عاشق رسول مقبول - جامع معقول و منقول - حاوی فروع و اصول - حامی رشد و ہدایت قاطع کفر و ضلالت - عامل قرآن و سنت - ماحی نجدیت و وہابیت حضرت مولانا مولوی قاری شاہ احمد رضا خانصاحب صاحب مجدد بریلوی قدس اللہ سرہ کا عرس مبارک تھا۔

یہ تینوں تاریخیں بریلی میں قابل دید تھیں۔ ۲۳ - تاریخ کو صندل شریف کا جلوس تھا جس میں بے شمار خلق خدا شامل تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس و اطہر میں نعتیہ کلام اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب مختلف جماعتیں بڑے ذوق و شوق سے پڑھ رہی تھیں۔ ۲۴ - تاریخ کو مسجد بی بی صاحبہ سے گاگر شریف اٹھائی گئی۔ اس روز جلوس کی شان پہلے دن سے بھی دوبالا تھی۔ دفاتر سرکاری میں خاص اسی عرس شریف کی تقریب کے لئے تعطیل تھی۔ جلوس میں جسقدر لوگ شامل تھے۔ اس کا اندازہ تو مشکل ہے۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے پہلے اتنی تعداد کسی جلوس میں کبھی بھی نہیں دیکھی گئی۔ اس روز بھی جلوس میں مختلف اور کثیر التعداد جماعتیں نعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور مناقب حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پڑھتی تھیں۔ ۲۵ - تاریخ کو ختم شریف پڑھا گیا۔ اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو اس کا ثواب بخشا گیا۔

ان تینوں تاریخوں میں حضرت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مرادآبادی حضرت مولانا مولوی امجد علیصاحب رضوی۔ حضرت مولانا مولوی قاضی محمد احسان الحق صاحب اور مولانا مولوی غلام رسول صاحب بہاولپوری۔ مولانا مولوی سید غلام قطب الدین صاحب برہمچاری و مولانا مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی کے موثر وعظ ہوتے رہے۔ جس سے حاضرین عرس شریف کو روحانی غذا ملتی رہی۔

حضرت مولانا مولوی حامد رضا خان صاحب سجادہ نشین درگاہ شریف و خلف اکبر جناب مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حاضرین کو پُرتکلف دعوتیں دیگئیں۔ ۲۶ - تاریخ کو حضرت مولانا مولوی مصطفی رضا خان صاحب خلف اصغر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے علماء کرام و دیگر مہمانوں کو خاص طور پر نہایت ہی پُرتکلف دعوت دیگئی۔

عرس شریف قابل دید تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کا نزول تھا۔ خدا کے پیارے وں کا ذکر ہی باعث رحمتِ الٰہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو فیض رحمتِ باری سے حصہ لیکر سعادتِ دارین حاصل کرلیتے ہیں۔

ایک غیر مقلد کا پُرفریب وعظ

اور اس کا مختصر جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(نمبر ۶)

اور میرٹھی مقدس نامہ نگار کیسی صفائی سے لکھتا ہے کہ "ہمارے اور آپکے دین برحق کی حمایت میں الخ" غیر مقلدین کے (دین برحق) ہونے پر مجھے ایک نہایت پُرلطف اور دلچسپ حکایت یاد آگئی۔ جسکو حضرت مولانا فضل احمد صاحب لدھانوی عم فیضہ نے اپنے رسالہ ازالۃ الریب عن مبحث علم الغیب کے صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں جو ایڈیٹر اہل حدیث کے چند بیہودہ اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے یوں فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ہر کوئی اپنے کو اہل حق کہتا ہے اور اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کل حزب بما لدیھم فرحون یعنے ہر گروہ کے پاس جو ہے اوس سے خوش ہے۔ اسپر ایک حکایت یاد آئی۔ کہ کسی مسلمان نے ایک بھنگی در بھنگی دو چوڑہ سے کہا کہ تمہاری نجات کیسے ہوگی کہ ؎

ہندو پڑہے پوتھیاں مسلمان قرآن

چوڑہے ہاسن بچ گرچلاں نہ زمین آسمان

یعنی ہندو اپنی کتابیں اور مسلمان لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر بھنگی لوگوں کے پاس کچھ نہیں۔ وہ بیہودہ گو کرکے زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ اس بھنگی نے جواب دیا کہ بہشت میں جانیوالے خاص ہم ہی لوگ ہیں۔ مسلمان نے پوچھا دلیل (وجہ کلیہ) کیا ہے۔ اس نے کہا کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عدل پر بیٹھیگا۔ اور لوگ ہندو اور مسلمان سب بہشت میں داخل ہونے کو جائیں گے اور جب بہشت کے دروازہ پر پہونچیں گے تو دروازہ کے ایک طرف گائے ٹنگی ہوئی ہوگی۔ اس کو ہندو دیکھتے ہی پیچھے ہٹ جائیں گے اور دوسری طرف سؤر لٹکا ہوا ہوگا مسلمان لوگ اس کو دیکھکر جھجک جائیں گے اور ہمارے لوگ کالی پہی فوراً اندر داخل ہوجائیں گے۔ اور سب لوگ ہندو اور مسلمان دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔ واقعی

دوستو! اس بھنگی کی منطقی دلیل کو سنا آپ حضرات نے۔ بھلا بھنگیوں کے نزدیک دخولِ جنت کی اس سے بڑھکر اور کونسی روشن دلیل ہوسکتی ہے۔ بھنگیوں کے سردار کی اس سحربیانی اور نجات آفریدی اور دخولِ جنت اور بانتیج اور پُرلطف اور دل خوش کن تقریر اور لاجواب مدلل منطقی مضامین کو سنکر اور اپنی یقینی فتح اور اغیار کی شکست کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھکر بھلا وہ کون ایسا بدنصیب اور بدقسمت بھنگی رہا ہوگا۔ جو اپنے سردار کو اس خوشی میں کندھے پر اٹھا لینے کی پاک کوشش نہ کرتا رہا ہوگا۔ جن کا ہو بہو نقشہ آج یہ میرٹھی مقدس نامہ نگار۔ ذکیِ قلم سے دماغی قوت کا خاتمہ کرکے صفحہ قرطاس پر کھینچ رہا ہے۔ ہداہ اللہ تعالےٰ۔

غیر مقلدو! بھلا کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ اور صریح افتراء اور بہتان سے باز آؤ۔ مگر تم لوگ ایسا کروگے کیوں! تمہیں تو ہر طرح سے اپنا پیٹ بھرنا اور بندگانِ خدا کو سیدھے راستہ سے بہکانا اور بھٹکانا اور غیروں کا مال اڑانا منظور ہے۔

میرے عزیزو! دوستو! بزرگو! میں یہ سچ کہتا ہوں کہ ان پڑھ اور کم علم والوں کہاں غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے مخرب دین و ایمان رسالوں اور کتابوں اور اخباروں خصوصاً اخبار اہلحدیث جیسے اخبار کو سننا دیکھنا قطعاً حرام ہے اس لئے کہ ان کے اندر بجز عقاید کفریہ باطلہ اور گندے مسائل اور حضرات مقلدین کو گالیاں اور دروغ بافی اور فریب بازی۔ دہوکہ بازی۔ بازی۔ بازی بکواز کی

ائے خلق اللہ۔ افسادفی الدین ترکیب تفریق بین المسلمین
یو وغیرہ کلمات خبیثہ مردودہ کے لکھا ہی کیا ہو تا ہے
اہل حدیث میں تو پناہ بنا ہمیشہ جہال غیر مقلدین کے
ش کرنے اور لوگوں کے روپے پیسہ ٹھگنے اور مال
لنے کی ایک نئی اور انوکھی ترکیب لکھی رہتی ہے۔
انچہ حال ہی میں یعنی اخبار اہل حدیث مورخہ ۴ جولائی
۳۲ء میں ایک ذکریا نامی مقدس اور ا عہد الصادقین
مرتسری نامہ نگار۔ اپنے مضمون معنونہ (اخوان اسلام
خوان یوسف ہیں) کے تحت میں یوں گلفشان ہے
ں بتاریخ ۲۰ مئی، ۸ بجے شام کو کسی کام کے لئے بادامی
غ لاہور کے اسٹیشن پر گیا۔ اور واپسی کے وقت مستی
روازہ کے قریب مغرب کا وقت ہو گیا اتفاق سے
لم شاہی مسجد میں جماعت کھڑی تھی۔ میں اس خیال سے
نماز کا وقت جا رہا ہے۔ نماز ادا کر لوں۔ اندر جا کر وضو
کے جماعت سے ملگیا۔ جماعت کے ساتھ دو رکعتیں ادا
یں۔ اور تیسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ سورہ فاتحہ
ھ رہا تھا کہ ساتھ ہی ایک شخص موٹا تازہ رومی ٹوپی
ر پہ پہنے تھا۔ اس نے اٹھکر نماز پڑھتے ہوئے دھکیلا
یا اور کہنے لگا کہ تو نجدی وہابی وغیرہ وغیرہ نے میری
ماز خراب کر دی۔ اور نمازیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا
ان لوگوں نے بغیر صاحب کی ہتک کی ہے وغیرہ وغیرہ
کہنے کے بعد مجھکو مکوں سے مارنا شروع کیا میں
پہلے ہی کچھ علیل تھا نہ روک سکا۔ ایک دو اور ان سینہ
زوں نے اس سے چھڑا کر کہا کہ میاں مسجد سے باہر
چلے جاؤ۔ مسجد میں نوٹس لگا ہوا ہے۔ کہ کوئی وہابی
س مسجد میں نہیں آسکتا۔ بعد میں مجھکو معلوم ہوا کہ
سجد بدعتیوں کی ہے۔ اور مار نے والا شخص امام مسجد
۔ اور جو کوئی غیر فرقہ کا نماز پڑھنے جاوے ایسا ہی
سلوک کرتے ہیں۔ پہلے بھی ایک دفعہ امرت سر سے
ب بندہ خدا کا آیا تھا۔ اس کو سخت چوٹیں دی تھیں
جھکو اتنی نہیں دی۔ چار پانچ مکے مارے۔ ایک
ت مکا گردن کی بائیں طرف اور ایک مکا ٹھوڑی
ے پاس جس سے سخت ورم ہو گیا۔ اور شام کو سوائے
م دودھ کے اور کچھ نہ کھا سکا۔ اور سر کو غبار چڑھا رہا
اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے آمین
خاکسار محمد ذکریا امرتسری)

دوستو اس غیر مقلد وہابی نجدی کی رام کہانی سنی

آپ نے۔ غیر مقلدین وہابی نجدی اپنے اخباروں اور رسالوں
میں خواہ مخواہ ہمیشہ ایسی ہی بے سر پیر بے بنیاد واہی
لغو اور لاطائل بیہودہ باتیں اس لئے لکھا کرتے ہیں
کہ غیر مقلدین کا جوش انتقام بڑھتا رہے۔ اور اسی
میں کہیں میں میں تو تو ہو کر مقدمات دائر ہو جائیں۔
میاں جی نذیر حسین لینا۔ نواب بھوپال دینا۔ قاضی
شوکانی مدد ہے۔ شیخ نجدی والے۔ سید بنارس والے
مقلدین نے مارا۔ بدعتیوں نے للکارا۔ مقلدوں نے
پیٹا۔ بدعتیوں نے گھسیٹا۔ کا نعرہ دنیائے وہابیت و
نجدیت میں بلند ہو کر پھیل گیا ہے ہزاروں روپیہ چندہ
کا ادہر سے ادہر سے وہاں سے یہاں سے چلا آرہا
ہے۔ گرہست صاحب کے بیٹے بند تہ بند اٹھائے مقدمہ
کی پیروی میں اسٹیشن چلے جا رہے ہیں۔ لوگ باگ
جان نثاری کو تیار ہیں۔ پلاؤ زردہ اڑ رہا ہے۔ پانچوں
انگلی گھی میں۔

میرے بزرگو! خیال کرنے کی بات ہے یہ کوئی ہنسی
مذاق نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب بقول اس غیر مقلد
وہابی نامہ نگار کے نوٹس لگا ہوا تھا۔ اور اس کے
اندر صریح ممانعت درج تھی کہ کوئی وہابی اس مسجد میں
نہیں آسکتا ہے۔ اور سابقاً اسی مسجد میں ایک واقعہ
ایسا ہی بقول اسی نامہ نگار کے ہو بھی چکا تھا۔ تو پھر
دیدہ دانستہ یہ غیر مقلد وہابی نجدی نامہ نگار اپنے
کو مروانے اور لوگوں کے پیچھے بلبلانے اور بڑبڑانے
اس مسجد میں گیا کیوں۔ اس خدا ترس حنفی نے تو صرف
مکوں ہی پر اکتفا کیا ورنہ حق تو اس کو بہت کچھ حاصل
تھا۔ مگر اتنا تو اس کو ضرور کر دینا چاہئے تھا۔ کہ اگر
[illegible] کر دیتا۔ تاکہ گرم
[illegible] ہتا۔ مجھے تو
یقین کامل ہے۔ کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا
اس بات پہ پورا ایمان ہے کہ بغیر حضرات مقلدین کے
ساتھ ربط ضبط اور ان کی امامت و امارت کے غیر مقلدین
کی نجات ابدی اور فلاح دائمی غیر ممکن اور محال ہے
گو بظاہر حضرات مقلدین کو اپنے اخباروں کتابوں اور
رسالوں اور جلسوں میں کافر مشرک ظالم فاسق فاجر
وغیرہ وغیرہ نالائق کلمات لکھا اور کہا کرتے ہیں! اور
حضرات مقلدین کو غیر مقلدین وہابی نجدی کا یقیناً کامل
الایمان سمجھتے ہیں۔ ورنہ آخر وہ کونسی ایسی خوبی کی بات

[illegible]
ہے۔ ہرگز نہیں۔ ارے یہ تو ایک بات ہے جو غیر مقلدین
وہابی نجدیوں کے پیشواؤں کے منہ سے نکل گئی ہے
کہ ہم موحد ہیں سوا قرآن و حدیث کے کچھ نہیں مانتے)
اجماع اور قیاس حرام ہے۔ اور فقہ کی کتابیں قابل
عمل نہیں ہیں مگر دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اسی
اخبار اہل حدیث میں جو فتاوے درج رہتے ہیں انہیں
کو اٹھا کر دیکھئے۔ ہزاروں جگہ آپکو لکھا ملیگا کہ مولانا شاہ
ولی اللہ صاحب یہ فرماتے ہیں مولانا شاہ عبد العزیز وہ
فرماتے ہیں۔ مولانا عبد الحی صاحب یہ کہتے ہیں۔ اور فلاں
صاحب وہ کہتے ہیں۔ ابن تیمیہ یہ کہتے ہیں۔ ابن حزم
وہ کہتے ہیں۔ کیا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کے خدا اور رسول ہیں کہ ان کا حوالہ دیا کرتے
ہیں۔ افسوس اگر غیر مقلدین صاحب شرم دیا ہوتے
تو مر جاتے لیکن انہیں تو کبھی نہیں آتا۔

(باقی آئندہ)

عطائی اہلحدیث

ناظرین الفقیہ! ہمارے یہاں عطائی حکیم اس حکیم کو
کہتے ہیں جو علم حکمت سے واقف نہ ہو مگر علاجات کرتا
ہو یعنی نیم حکیم خطرہ جان۔ ٹھیک اسی طرح سے
بہت سے اہلحدیث ہیں کہ ان کا املا درست ہے نہ انشاء
مگر حدیث کی ساری کتابوں کے نام زبانی یاد۔ جاہلوں
کی مجلس میں عالم کہلا کے بڑے خوش۔ ان کے گھر اخبار
اہل حدیث کیا آتا ہے۔ گویا وحی آتی ہے۔ سچ ہے

دارد ہزار در کہ صدف دم نمے زند
مرغیکہ بیضہ دار دو فریاد میکند

حال ہی کا ذکر ہے کہ میں نے قصبہ کو رٹلہ میں نماز عید اضحیٰ
پڑھائی جس میں دوسری رکعت کی تکبیرات عید سہوا
چھوٹ گئیں یعنی بغیر رکوع میں چلا گیا پیچھے سے اللہ اکبر
کی صدائیں بلند ہوئیں خیال آیا کہ تکبیرات چھوٹ گئی ہیں
خیر میں نے رکوع میں ہی تکبیرات ادا کر لئے۔ مقتدیوں میں

وہابی باپ اور بیٹے تھے مگر اپنے کو وہابی ظاہر نہ کرتے تھے)
آدمی بھیجا جاتا ہے [illegible]
خط کا مضمون جانب [illegible] ۵

باپ نے کہا نماز تو ہو گئی۔ مگر سجدہ سہو کرنا تھا۔ بیٹے فرمانے کہ نماز ہی فاسد ہو گئی۔ کیوں نہ ہو بقول کسی کے "باپ بڑا کہ بیٹا تو کہا کہ بیٹا"۔ میں نے کہا نماز عید وجمعہ میں سجدہ سہو نہیں۔ خیر مضیٰ ما مضیٰ۔ میں نے بروز جمعہ ۱۰ عید اضحیٰ ۱۳۴۳ھ کو فتاویٰ درمختار کی یہ عبارت سنائی والسہو فی صلوٰۃ العیدین والجمعۃ والمکتوبۃ و التطوع سواء۲ والمختار عند المتأخرین عدمہ فی الاولیین الخ اور اس کے معنی بھی کئے۔ اس پر خوش ہو کر وہابی دوستوں نے (بغرض دھوکا دہی عام) کہا کہ یہ عبارت تو ہمارے موافق ہے۔ دیکھو سب نمازوں میں سجدہ سہو برابر ہے۔ پھر میں نے لفظی ترجمہ کیا۔ اب چہرہ پر ناک رکھی سوجھی تو کہا کہ ہم فتاویٰ درمختار کو نہیں مانتے۔ درمختار لاؤ۔ دیکھا آپ نے ان کی چالاکی۔ پھر اور دو تین کتابیں علمائے حیدرآباد کی پیش کیں۔ یہاں بھی انکار کر دیا۔ کہ ہم علماء حیدرآباد کو مانتے ہی نہیں اور خود ایک کتاب "رکن الدین" نکالکر، دیکھو اس میں کمی، زیادتی، اور ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

میں:۔ مجھ سے نماز عید اضحیٰ میں نہ کمی نہ زیادتی۔ نہ ترک واقع ہوا۔ پھر آپ کس بنا پر سجدہ سہو لازم کرتے ہیں؟

وہابی:۔ آپ سے ترک واقع نہیں ہوا؟

میں:۔ ہرگز نہیں

وہابی:۔ آپ نے تکبیرات عید کہاں ادا کیں؟

میں:۔ رکوع میں۔

وہابی (ہنسکر) تو کیا یہ ترک نہیں ہے؟

میں:۔ آپ نے ترک کے کیا معنی سمجھے ہیں

وہابی:۔ یہ کہ اپنی جگہ سے چھوٹ جائے

میں:۔ ترک اس کو نہیں کہتے کہ صرف اپنی جگہ سے چھوٹ جائے بلکہ ترک اسکو کہتے ہیں کہ پوری نماز میں چھوٹی ہوئی چیز ادا نہ ہو۔

وہابی:۔ (ہنسکر) نہیں جناب! ترک اس کو کہتے ہیں کہ اپنی جگہ سے کوئی چیز چھوٹ جائے۔ اور دوسری جگہ ادا ہو۔

میں:۔ (دل میں) کاش کوئی جاننے والا یہاں ہوتا تو لطف آتا۔ میں نے شرح وقایہ کھولکر ترک، تقدیم و تاخیر [illegible] میں بتائیں۔

وہابی:۔ وہی مرغی کی ایک ٹانگ (نہیں نہیں ترک اسی کو کہتے ہیں کہ جو ہم نے کہا۔

میں (دل میں) ۵

سمجھ پر جس کسی کے پڑ گئے پتھر وہ کیا سمجھے

وہابی دوستو! خدا کے لئے اپنے حال پر رحم کھاؤ۔ یہ تمہاری چھوٹی شیخی اور دھوکا بازی کام نہیں آتی۔ کچھ تو پڑھو کہ ترک، تقدیم و تاخیر کی تمیز آجائے۔

آخر کار وہابی دوست نے تھوڑی سی بحث کے بعد جان بچانے کی غرض سے کہا کہ ہم تحریری مناظرہ کرینگے میں نے بخوشی منظور کیا۔ مگر تاریخ مناظرہ بھی بہت مجبور کرنے پر وہابی دوست نے دوسرا جمعہ مقرر کیا۔ کیفیت مناظرہ سنئے!

ایک پرچہ نکالا جس میں سوالات گھر سے ہی مرتب کرلائے تھے۔ وہ بھی عام مجلس بغیر مشورہ باپ اور بیٹے مجیب نہیں کئے جاتے تھے۔ الغرض وہ جوابات بطور استفتاء علمائے دیوبند کے پاس بھیجا جاتا۔ میں نے کہا علمائے دیوبند اکثر وہابی ہیں، میں حنفی ہوں، علمائے احناف کے پاس بھیجے جائیں۔ اس وقت بھی یہ چور وہابی اپنے کو وہابی نہ ظاہر کئے۔ آخر وہ پرچے یوں ہی شخص ثالث کے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ بعد مجھکو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سجدہ سہو عید وجمعہ اور میرے دو سوالات (جو تقریری مباحثہ کے وقت اٹھائے گفتگو میں وہابی دوست نے کہا کہ ہم قرآن و حدیث کے سوائے کسی چیز کو نہیں مانتے۔ اسی وقت میں نے دو سوال قرآن وحدیث سے ثبوت لانے کے لئے پیش کئے تھے) کو بھی قرآن وحدیث سے ثابت کرسکتے ہیں۔ مگر ہم کیا کریں کہ وہ قرآن وحدیث کو مانتے ہی نہیں۔ میں نے یہ سنکر لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین پڑھا۱ اور اطلاع دی کہ آپ کوئی حدیث عـہ اور فی آیت عـہ انعام دیا جائے گا۔ دو چار روز بعد مولوی عبدالرزاق صاحب مدرس نے بھی کہا کہ وہ لوگ آپ ہی کے گھر میں آکر کل تحریری مناظرہ کرنے کیلئے کہتے ہیں۔ میں بخوشی تمام دن انتظار کرتا رہا۔ آخر عصر کے قریب مدرس صاحب موصوف تشریف لائے پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ نکار کر گئے ہوئے ہیں

سبحان اللہ کیا خوب متبع قرآن وحدیث ہیں۔ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ وعدہ نص قطعی ہے یا کیا ہے ۵

وعدہ کیا تو کیا مجھے کب اعتبار ہے
سنتے رہے زبان سے تری عمر بھر نہیں

آخر یہی ہوا کہ بعد چند روز کے بیٹے صاحب بھاگ گئے میں نے بذریعہ خط باپ صاحب کو اطلاع دی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپ لوگوں نے تاریخ مناظرہ ۸ محرم ۱۳۴۳ھ مقرر کیا اور نہ آئے۔ آپ کے صاحبزادہ صاحب کے جانے کی بھی کیفیت معلوم ہوئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو واقعات اہل ابن اخبار میں شائع کرا دیئے جاویں گے اس پر وہابی صاحب نے ایک لمبی چوڑی تحریر لکھی جس کے چند فقرے ملاحظہ ناظرین الفقیہ کئے جاتے ہیں۔ عبارت اور املا پر غور فرمائیں۔

(۱) آپ نے دعوت میں تقریر فرمائے تھے (۲) مجھ سے کب سوال کئے گئے۔ میں کب آپ سے وعدہ کیا آپکے مکان پر آکر مناظرہ کرنے کا گیا۔ یہ صرف جھوٹ ہے۔ (۳) پھر اپنے کو مقلد کہلاتے ہو۔

صاحبزادے نے بھی ایک دور دراز کے مقام پر جا کر خط لکھا۔ اس کے خط سے بھی مشتے نمونہ از خروارے چند فقرے لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) جناب جو عام لوگوں کو خلاف احادیث سمجھا رہے ہیں اور ایک بڑا افترا اور بہتان حضرت امام المحدثین امام بخاری پر کی۔ (۲) وماخلق الذکر والانثیٰ کا لفظ قرآن کی اس آیت میں ہونا ثابت کرتے ہیں (۳) قرآن میں کئے ایسے احکامات ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف جو بعد میں منسوخ کر دئے گئے۔

یہ ہے وہابی دوستوں کی تحریر جنکو دعویٰ ہے کہ ہمیں امام کی ضرورت نہیں۔ جنکو تین ہزار حدیث ازبر ہیں۔ (خدا معلوم یہ بھی کہاں تک صحیح ہے) یہ وہ دوست ہیں جنکو دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث کا جاننے والا ہمارا برابر کوئی نہیں۔ خدا ان احمقوں سے پناہ میں رکھے۔

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ۵
ور ہما از جہاں شود معدوم

(مرسلہ غلام مصطفےٰ علی صدیقی ساکن حیدرآباد دکن)

۱؎ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین ۲؎ راوی نے جو خبر دی تھی انکو مع استدلال کیا تھا۔ اس لئے میں غلط سمجھا کہ باپ صاحب بھی اس مناظرہ میں شریک ہیں۔

کابل میں نعمت اللہ خان مرتد کی سنگساری

قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئی

اور

مرزائیوں کی گریہ وزاری!

حضرات ناظرین وقارئین کی خدمت میں واضح ہو کہ مرزا قادیانی (غلام احمد) آنجہانی نے اپنی سب سے پہلی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ سطر ۱۱ میں ایک الہام شائع کیا تھا۔ وہ یہ ہے:-

اول۔ شاتان تذبحان وکل من علیہا فان

دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائیگا" بلفظہ۔ یہ الہام ۱۸۸۲ء کا ہے۔ اس میں کوئی ذکر نہیں کہ یہ دو بکریاں کس کی ہیں، کون ہیں، کہاں ذبح ہونگی کون ذبح کریگا وغیرہ وغیرہ۔

دوم۔ اس کے بعد جب محمدی بیگم جسکا نکاح مرزا صاحب سے آسمان پر پڑھا گیا تھا۔ اور وہ ۱۸۸۸ء کا الہام اس عالم میں پورا نہ ہوا۔ اور برخلاف اس کے محمدی بیگم کا نکاح آسمانی ٹوٹ کر مرزا سلطان محمد ساکن پٹی کے ساتھ پڑھا گیا تب مرزا جی نے غیظ وغضب میں آکر مرزا سلطان محمد شوہر محمدی بیگم اور اس کے خسر مرزا احمد بیگ کے مرنے کی پیشگوئی کر دی کہ اڑھائی سال میں شوہر محمدی بیگم اور تین سال میں اسکا باپ مریگا۔ اور وہ بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آویگی۔ مگر افسوس محمدی بیگم کا شوہر فوت نہ ہوا۔ بلکہ وہ اس وقت تک معہ اپنی زوجہ محترمہ محصنہ محمدی بیگم کے زندہ وسلامت موجود ہے۔ اور مرزا جی سولہ سال ہوئے اس دنیا سے اپنی جگہ چل بسے اس الہام میں مرزا جی خود اپنے کذب پر ڈبل مُہر لگا گئے۔

سوم۔ اس کے بعد ۱۸۹۶ء کو مرزا جی نے اپنی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ ذیمہ میں اسطرح لکھا۔

"شاتان تذبحان وکل من علیہا فان بلفظہ صفحہ ۵۶ (ترجمہ) دو بکریاں ذبح کیجائینگی پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اسکا داماد (مرزا سلطان محمد) ہے"

(بلفظہ صفحہ ۵۶ سطر ۹)

چہارم۔ پھر اس کے بعد ماہ جولائی ۱۹۰۳ء کو جب عبداللطیف خوستی جو حج کرنے کے بہانہ سے اعلیٰ حضرت امیر حبیب اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ شاہ کابل سے اجازت لیکر آیا اور قادیان میں مرزا جی کے پاس جا پہونچا، وہاں سے کابل مرتد ہو کر واپس کابل میں پہونچگیا۔ جب دریافت کرنے پر اس کا مرتد ہونا ثابت ہوگیا۔ بموجب شریعت مطہرہ قتل اور رجم کیا گیا۔ اس وقت مرزا قادیانی نے فوراً اس الہام کو اسطرح پر بدل دیا اور لکھا:-

شاتان تذبحان وکل من علیہا فان

(بلفظہ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۶)

(ترجمہ) تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کیجائینگی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔ یعنی بے گناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کیجائینگی یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بے گناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے الخ بلفظہ

(صفحہ ۷ سطر ۱۰)

پنجم۔ گل دیگر شگفت۔ اس کے اکیس سال بعد قاضی اکمل گولیکے قادیانی نے ایک نظم اخبار الفضل قادیان مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۴ء میں شائع کی ہے جسمیں اس نے مرزا جی اپنے پیغمبر کو کاذب ثابت کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ شاتان تذبحان کا الہام سبحان نعمت اللہ خان اور عبداللطیف سے پورا ہوا۔ کہ یہ دو بکریاں ذبح کیگئی ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے:-

"شاتان تذبحان الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ے وحی حق در بارۂ شاتان گشتہ تذبحان

ثانی عبداللطیف تو گوسفند ہے گری

بلفظہ اخبار الفضل مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۴ء جلد ۱۲ نمبر ۲۵

صفحہ اول کالم دوم

یعنی جو الہام شاتان تذبحان مرزا جی کا ہے وہ عبداللطیف اور نعمت اللہ خان پر پورا ہوگیا۔ گویا اس ناواقف شخص نے مرزا صاحب کو بھی جھوٹا ثابت کر دیا۔

ناظرین باتمکین! ملاحظہ فرمائیے ان تمام تحریری دستاویزات کو کہ مرزا جی نے پہلے سب سے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں صرف سادہ الہام شاتان تذبحان دو بکریاں ذبح کیجائینگی۔ پھر ملاحظہ فرمائیے ضمیمہ انجام آتھم کو اس میں یہ دو بکریاں مجرم مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد بنائی گئی تھیں۔ پھر توجہ فرمائیے مرزا جی کی کتاب تذکرۃ الشہادتین کو اس میں وہ دو بکریاں عبدالرحمٰن اور عبداللطیف قرار دیگئی ہیں۔ اور ترجمہ میں یہ تحریف کی کہ تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کیجائینگی اس کے علاوہ ایک اور مرزا جی کا قائل اور ناواقف حواری ان تمام باتوں کے خلاف آجکل یہ لکھتا ہے کہ یہ دو بکریاں عبداللطیف اور نعمت اللہ خان ہیں۔ اس سے اور بھی الہام کا ستیاناس ہوگیا۔

حضرات! مرزا جی اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۷۵-۷۶ میں لکھتے ہیں۔ کہ اعلیٰ حضرت امیر عبدالرحمٰن خان والئی افغانستان علیہ الرحمۃ کے عہد میں میاں عبدالرحمٰن کو اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر مار دیا گیا تھا جو مولوی عبداللطیف کا شاگرد تھا۔ اس کے دو سال بعد غازی امیر حبیب اللہ خان والئی ملک افغانستان علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں عبداللطیف ملا خوست رجم کیا گیا اسی واسطے کتاب تذکرۃ الشہادتین لکھی گئی۔ اسوقت کوئی شور وشغب یا غیظ وغضب نہیں کیا گیا۔ البتہ اعلیٰ حضرت امیر حبیب اللہ خان علیہ الرحمۃ کو بہت بددعائیں دیں اور لکھا کہ ملک کابل تباہ ہو جائیگا۔ دیکھو تذکرۃ الشہادتین کا صفحہ ۔ مگر مرزا جی کی دعا (وما دعاء الکفرین الا فی ضلال) ردی خانہ میں ڈالدی گئی۔ اور خدا کے فضل سے سلطنت افغانستان کو اسی روز سے روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ خود مختار سلطنت ہوگئی اللھم زد فزد۔ اور خود مرزا جی پانچویں سال اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور موت بھی ... آپ کی بہت ذلت اور عذاب کے ساتھ مرض ہیضہ سے لاہور میں بحالت غربت ہوئی۔ اور ہیضہ کی موت کو خود عذاب کی موت کہا کرتے تھے۔ "تاریخ موت بھی "مرگ قادیانی ہیضہ سے" ہوئی۔ اور مرزا جی کا استیصال بھی ثابت ہوگیا۔

اب ۳۱ اگست ۱۹۲۴ء کو اسی حکم خداوندی کی تعمیل اعلیٰ حضرت دولت افغانستان غازی امیر امان اللہ خان دام ظلہ العالی وخلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے نعمت اللہ باغی اور مرتد کو رجم کرنے میں کی۔ تو قادیانی خلیفہ محمود نے جو لندن کی سیر کو گئے ہوئے ہیں۔ بیہودہ واویلا کیا۔ لیکن مرزا صاحب خود مرتد کی سزا قرآن شریف سے قتل اور ایسے ایسے ظالم شریروں کا تدارک تلوار سے کرنا تحریر کر کے اپنی امت کا منہ بند کر چکے ہیں جیسے وہ اپنی الہامی کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۶۶ سطر ۱۰ میں لکھتے ہیں:-

(الف) پہلے وہ زمانے تھے کہ اسلام کی ظاہری تلوار نے

بہت سی فضول بحثوں سے فراغت کر رکھی تھی۔ اور ظالم اور شریر طبع لوگوں کے لئے ان کو مناسب حال تدارک موجود تھا۔ اور عہد نبوت بھی قریب تھا اور مسلمانوں میں تقویٰ اور طہارت اور سچی ہمدردی اسلام کی موجود تھی۔ اب یہ سب کچھ ندارد الخ بلفظہ۔

(ب) مرزا صاحب آنجہانی نے جب ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی ان کا مرید خاص مخلص ان سے پھر کر مسلمان ہو گیا۔ اور اس نے چند امور مرزا صاحب سے دریافت کئے۔ تو اس کے جواب میں جو ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو لکھا گیا تھا۔ مرزا صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بڑے غیظ و غضب میں لکھا کہ تم مرتد ہو گئے جس کی سزا اللہ تعالیٰ قتل فرماتا ہے۔ اصل عبارت یہ ہے:۔

"آپ کے اصول کے موافق لازم آتا ہے کہ دشمن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ناجی ہیں ماسوا اسکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے"

بلفظہ الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۹ سطر ۲۔

پس بقول مرزا جی آنجہانی کے اعلیٰ حضرت غازی امیر کابل خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ نے ظاہری حکم شریعت کی رو سے ظالم اور شریر طبع نعمت اللہ خان کا مناسب حال تدارک کر کے فضول بحث و ارتداد کا خاتمہ کر دیا۔ اور سچی ہمدردی اسلام اور نیز تقویٰ اور طہارت کا ثبوت دیدیا۔ اور مرزا جی کی اپنی تحریر کے مطابق قرآن شریف سے مرتد کی سزا قتل ہے۔ ظاہر و باہر ہو گیا۔ کہ جو سزا نعمت اللہ مرتد کو دی گئی ہے۔ وہ عین قرآن شریف اور حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق اور عین موجب ثواب اور نزول باران رحمت کے حساب میں ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا الہام نرا کذب اور افترا علی اللہ نکلا

اب رہا مرزا جی کا الہام اور پیشگوئی شاتان تذبحان (دو بکریاں ذبح کی جائینگی) باوجودیکہ سب سے پہلی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں جب اس الہام کو لکھا ہے تو کوئی ذکر نہیں کیا کہ یہ بکریاں کون ہیں کس کی ہیں کہاں کی ہیں۔ اس کے تیرہ سال بعد سنہ ۱۸۹۶ء میں اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۶، ۵۷ پر اسی الہام کو مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد مرزا سلطان احمد پر لگا دیا کہ یہی دو بکریاں ہیں جو ذبح کی جائیں گی۔ پھر اس کے چھ سال بعد سنہ ۱۹۰۳ء میں جب عبد الرحمن اور عبد اللطیف بعہد امیر عبد الرحمن خان و امیر حبیب اللہ خان رحمۃ اللہ علیہما قتل اور رجم کئے گئے تو اس الہام کو ان پر چسپاں کر دیا۔ اور الہام کی تحریف کر کے یہ لکھدیا۔ کہ ہماری جماعت کی دو بکریاں ذبح کی گئی ہیں۔ مگر اب نعمت اللہ تیسرا بکرا یا بکری ذبح کیا گیا جس نے اس الہام کو بالکل غلط ثابت کر دیا۔ جو کسی الہام میں نہیں آتا۔ علاوہ اس کے اخبار مرزائیہ جماعت لاہوری سے معلوم ہوا کہ کابل میں اور بہت سی بکریاں ذبح ہو چکی ہیں۔ جن کی بابت پیغام صلح قادیانی لاہوری میں اسطرح لکھا ہے:۔

"احمدیہ جماعت کو اس افواہ سے بھی بہت صدمہ ہوا ہے کہ افغانستان کے ایک حصہ میں اس جماعت کو نہایت بے دردی کے ساتھ نیست و نابود کیا جا رہا ہے۔ اور کہ افغانستان کے جیلوں میں احمدی کسی پوشیدہ طریق سے مر رہے ہیں۔ اور کہ احمدیہ جماعت کے گاؤں علاقہ منگل خوست میں جلا دیئے گئے ہیں اور وہاں کے باشندوں کو تہ تیغ کر دیا گیا ہے"

(بلفظہ اخبار پیغام صلح ۱۸ ستمبر ۲۴ء صفحہ ۶ سطر ۲۷)

پس اس تحریر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دو بکریوں کا الہام بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہاں کابل میں تو ایک ریوڑ کا ریوڑ ہی قادیانی ذبح ہو گیا۔ جو کسی الہام میں اتنا بڑا واقع موجود نہیں۔ یہاں الہام مرزا جی اسطرح ہونا چاہیئے تھا جس میں تاریخ سمت بکری بھی بر آمد ہوتی:۔

جاء السرب فی الکابل تذبحت

۸۱ بکری ۱۹

(کابل میں ایک ریوڑ (گلہ گوسفنداں) ذبح کیا جائیگا)

جس کے اعداد جمل بھی بکری سمت کے مطابق ۱۹۸۱ ہوتے ہیں۔

لیجئے! مرزا صاحب کے الہام شاتان تذبحان (دو بکریاں ذبح کیجائینگی) کا بُری طرح پرخچا چورا ہو گیا۔ اور اعلیٰ حضرت شاہ کابل خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کا عمل شریعت غرا کے مطابق پورا پورا ہو گیا۔ اور نفاذ و اجرائے حدود شرعیہ کے اجر میں سلطنت کابل اور تمام روئے زمین پر باران رحمت کا نزول ہو کر تمام اہل اسلام کے لئے نہایت سرور اور حبور ہو گیا۔ حبیب کا حادثہ میں وارد ہے۔ دیکھو صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ کا صفحہ ۱۸۶ سطر ۱۶ باب اقامۃ الحدود)

اللہ تعالیٰ کا حکم سرزمین کابل میں فقطع دابر القوم الذین ظلموا (انعام) قادیانی کافر ظالم قوم کی جڑ کاٹ دیگئی پورا ہوا۔

نکتہ:۔ اس آیت شریف کے اعداد جمل ۱۳۴۱ ہیں جو مطابق ہیں "عبد الرحمن و عبد اللطیف و نعمت اللہ و ہمہ قوم نادان قادیانی کابلی از بن برید شدہ کے

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بالآخر ہم تمام مسلمانان پنجاب و ہند اعلیٰ حضرت غازی امیر امان اللہ خان والیٔ کابل خلد اللہ ملکہ و حشمتہٗ و سلطنتہٗ کے لئے صدق دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی سلطنت اور ملک میں روز بروز ترقی اور عمر میں برکت اور تمام اہل اسلام کی نظروں میں عزت و عظمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(راقم فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ حسنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لدھیانہ)

الاسلام دین

(نمبر ۲)

اللھم انی اعوذ بک من شر ما خلق ومن شر حاسد اذا حسد۔ اما بعد۔ حضرات ناظرین الفقیہ واقف ہونگے کہ سابق میں احقر کا یہ مضمون کہ اسلام دین ہے۔ اس کو مذہب کہنا لغتاً و اصطلاحاً غلط ہے۔ ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ میں شائع ہوا جس میں مولوی کفایت اللہ صاحب سے مخاطبہ تھا۔ اور بواسطہ خدا و رسول مؤدبانہ التماس تھی کہ اگر احقر کے خیالات غلط ہوں تو مستند فرمائیں۔ اور یہ مضمون جوامع الاحکام مطبوعہ کچھ جھ شریف میں بھی شائع ہوا۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے آج تک سکوت سے کام لیا ہے

ہم ہیں مشتاق سخن اور اس میں گویائی نہیں
اسلئے تصویر جاناں ہم نے کھینچوائی نہیں

حجت الٰہی تو ان پر قائم ہو گئی۔ اگر یہاں جواب نہیں دیتے تو بروز قیامت پیش پروردگار جوابدہ ہوں گے۔ کیا وہ نہیں جانتے من سئل عن علم فکتمہ الجم بلجام من النار

رسُول کا واسطہ دیا۔ اس کا بھی کچھ لحاظ نہیں ہُوا بعض
لوگوں کے بیجا خواہوں نے کچھ سخن سنجی کی۔ ان کی تشفی رسالہ
نام جہانگیر مطبوعہ لاہور میں کر دی گئی۔ اس کے علاوہ ۴۔
ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ کے الفقیہ میں ایک مضمون مبتوب و مفصل
بسط کے ساتھ شائع ہُوا جس میں اسلام۔ دین۔ ملت۔
شریعت اور مذہب کی تعریف کتب معتبرہ تفاسیر وغیرہ
سے کی گئی۔ جس سے یہ ثابت ہُوا کہ اسلام۔ دین۔ ملت۔
شریعت۔ یہ چاروں الفاظ مترادف المعنی ہیں اور ایک کا
دوسرے پر استعمال ہوتا ہے۔ مگر ان چاروں لفظوں کے
لغت میں کسی نے مذہب کو داخل نہیں کیا۔ اور نہ اسکو
کسی لفظ کا مترادف بتایا۔ میرا یہ خیال تھا۔ کہ ہر ایک الفاظ
کی جداگانہ تعریف و معانی ملاحظہ فرمانے کے بعد لوگ
حقیقت کو سمجھ لیں گے۔ مگر افسوس کہ تعصب و عناد ان
کے لئے سدِ راہ ہُوا کہ امرِ حق سے لوگوں نے چشم پوشی
کر کے احقر پر زبان طعن دراز کی۔ اسجگہ صاحب درمختار
کا قول مجھے یاد آتا ہے ؎

وما انا من کید الحسود بآمن
ولا جاهل یزری ولا یتدبر

عزیزو! قرآن و حدیث میرے گھر کا نہیں ہے۔ میں
ناقل ہوں۔ تمہارے لئے اگر میرا ناقل ہونا باعث منافرت
ہے تو تم براہِ راست کتاب و سنت و کتب دینیہ کیطرف
رجوع کر کے اس کی حقیقت و ماہیت کو سمجھو۔ اللّٰہ
یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

احقر کے مضامین کے معارضہ میں بعض گم شدہ
راہ لوگوں کا نام ایک مختصر مضمون الفقیہ مجریہ ۲۲ ذی الحجہ
میں شائع کرایا۔ مدیر الفقیہ نے اس کا جواب بھی اسی کے
ساتھ شائع فرما دیا ہے۔ جسکا میں ممنون و مشکور ہوں۔
و نیز پرچہ اہل حدیث ۲۹۔ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ میں بھی کسی
کا مضمون درج ہُوا ہے اور وہ بھی گمنام ہے۔ یہ حضرات
حامی دین اور مرد میدان ہیں جو بے نقاب ہونا نہیں
چاہتے۔ اور نام تک ظاہر نہیں فرماتے۔ فلنعم ما قیل

کیا یہ پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو ؎
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ہم بھی گھونگھٹ ان کا نہیں اٹھاتے اور پردہ فاش
نہیں کرتے۔ ہاں یہ یاد رہے ؎

بہر رنگیکہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را می شناسم

تیرہ و پردہ نشین ہو کر رہیں۔ ہم کو پردہ دری کی عادت
نہیں۔ ہم تو اس بات کے متمنی تھے کہ اگر مفتی صاحب
موصوف میں قوتِ گویائی نہیں تو کسی بائشہ تحقیق سے
کام لیتا اور مدلل بدلائل ہماری غلطی ثابت کرتا مگر
صورت واقعہ یہ ہے کہ جیسے اخبارات اعلام کا محور
جب چونکتا ہے تو بے سمجھے باتیں مثل ہذیان کے بکتا ہو
ان حضرات کو ۶۶۶۶ قرآن پاک کی آیتوں میں سے
کوئی آیت میسر نہ ہوئی اور نہ بے شمار احادیث سے
کوئی تو ہی کیا کہ ضعیف حدیث بھی ملی اور نہ کتب فقہیہ
سے کوئی روایت ہاتھ آئی۔ جسکو ہمارے معارضہ میں
پیش کر سکتے۔ ہاں اگر اب کسی کو دعویٰ ہو تو فاتوا
بسورۃ من مثلہ الآیۃ کے مقابلہ میں آیت حدیث
کے مقابلہ میں حدیث۔ روایت کے مقابلہ میں روایت
پیش کرو۔ اگر علم کا دعویٰ ہے تو بسم اللہ ؎

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئی

اس بیچارے اہلحدیث کو شرم نہ آئی۔ کہ مدعی اہلحدیث
ہو کر معارضہ میں کوئی آیت یا حدیث پیش نہ کر سکا
کہ جس سے اس کا دعویٰ ثابت ہوتا۔ اور آئیں بائیں شائیں
کر کے اہلحدیث کا کالم ناحق سیاہ کیا۔ ذلک مبلغهم من العلم

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا ؎
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

پس ایسے لوگ گمنامی کی سپر میں پس پردہ رہکر میدان
مناظرہ میں آگے بڑھ کر گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ کیا انہوں
نے نہیں سنا ہے ؎

قدم رکھنا سنبھلکر کوچہ رنداں میں اے زاہد
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

بعض احباب نے اس مخالفت میں نہایت جد و جہد کیا۔
اور جدتِ طبع کا زور دکھایا۔ بہت کچھ ایمان قربان کر کے
چند صفحے سیاہ کئے۔ مگر گوہر مقصود ان کے بھی ہاتھ نہ
آیا۔ کہ کوئی آیت یا حدیث یا روایات فقہ و اصول سے
اپنے دعوے کا کچھ ثبوت پیش کر سکتے۔ اور نہ لغت و
اصطلاحِ فقہا سے دکھلا سکے۔ پس یہ تو سب کے
نزدیک مسلم ہے کہ ؎

دعوے بلا دلیل قبولِ خرد نہیں!

ہمارے دعویٰ کی بنیاد منقولات پر ہے کما لا یخفیٰ۔ نہ
معقولات پر۔ جو لوگ مرد میدان تھے ان کو لازم تھا کہ
اپنے اثبات مدعا کو دلائل نقلی کتاب و سنت و دیگر کتب
دینیہ سے پیش کرتے۔ بالفرض والمحال دلائل عقلی مقدوح
و مخدوش ہوں تو مجھکو اس کی پرواہ نہیں۔ ادلہ نقلیہ
کافی و بس ہیں۔ آپ اگر دلائل عقلی سے معارضہ کرتے
ہیں تو دلائل نقلی کے معارضہ میں کیا پیش کیا۔ اور اپنے
دعوے کا کیا ثبوت دیا۔ کیا دینداری اسی کا نام ہے کہ
قرآن و حدیث و اصول دین سے اعراض و روگردانی
کر کے دلائل عقلی سے کام لیا جائے۔ اور ضلوا و اضلوا
کا مصداق بنایا جائے ؎

دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

باوجود کہ کاوش کے لوگ دلائل شرعی جواب پیش نہ
کر سکے تو حجت الٰہی اون پر قائم ہو چکی فماذا بعد
الحق الا الضلال۔ الغرض ہم اپنے دوستوں کو
کتب دینیہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں
اور سمجھیں۔ احقر نے کوئی نئی بات نہیں کہی ہے۔ جو بہر
قیام دین ہے۔ کتاب و سنت ہی پیش کی ہے ؎

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استادِ ازل گفت ہماں مے گویم

اتمامِ حجت

ناظرین کرام احقر کے اوس مضمون کو جو ۱۴۔ ذی الحجہ
۱۳۴۳ھ الفقیہ کے نمبر ۱۵ میں شائع ہو چکا ہے پیش نظر
رکھتے ہوئے مضمون مندرجہ ذیل کو ملاحظہ فرمائیں۔
الفقیہ مذکورہ میں متعدد آیتیں مع تفسیر اور حدیث جبریل
و روایات فقہیہ وغیرہ ہدیہ ناظرین ہو چکی ہیں۔ مزید برآں
یہ ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری
سے بروایت ابو ہریرہ مرفوعاً نقل کیا ہے۔ کہ فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انا معاشر الانبیاء دیننا
واحد یعنی اصلہ وهو التوحید وما یتعلق بہ (شرح
فقہ اکبر صفحہ ۱۵۹)

یعنی ہم گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دین ہم
سب کا ایک ہے یعنی اصل دین کی توحید اور جو کچھ اس
کے متعلق ہے وہ ایک ہی ہے۔ و نیز وارد ہے۔
الانبیاء اولاد علات امہاتہم شتی و دینهم
واحد۔ ان اصل دینہم واحد وهو التوحید
و فروع شرائعهم مختلفة (سراج المنیر شرح جامع
صغیر صفحہ ۱۹۲ ج ۲) یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل

علاتی بھائیوں کے ہیں۔ مائیں ان کی مختلف ہیں۔ اور دین اصل سب کا ایک ہی ہے۔ اور وہ توحید ہے اور ان کی شریعتوں کے فروعات مختلف ہیں۔ وغیرہ مروی ہے۔ ان الدین یسر ای دین الاسلام ذو یسر (سراج المنیر صفحہ ۲۳ ج ۲) یعنی دین اسلام آسان والا دین ہے۔ اسی طرح وارد ہے۔ ان الدین النصیحۃ (د ۶ صفحہ ۶) ف الغرض حدیثوں میں اسلام کو دین ہی فرمایا ہے اور شارحین نے دین کو اسلام ہی لکھا ہے کیونکہ اسلام کو مذہب نہیں کہا ہے اور نہ حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ حدیث میں جستجو کرنے میں طالب اس سے زیادہ معلوم کر سکتا ہے۔

اب فقہاء کرام کے اصول کو ملاحظہ فرمائیں۔ حموی شرح اشباہ و النظائر میں ہے:

المذہب لغۃ موضع الذہاب وھو الطریق فاصلہ الطریق ثم نقل منہ الی الاحکام الشرعیۃ الاجتھادیۃ التی ھی طریق المجتہدین یمرون علیہا باقدام عقولہم الراجحۃ لتحصیل الظن بہا واما معناہ فی العرف ھو ما اختص بہ المجتہد من الاحکام الشرعیۃ الفرعیۃ الاجتھادیۃ المستفادۃ من ادلۃ الظنیۃ وھذا یشتمل جمیع مذاہب المجتہدین انتھی۔

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ لغت میں مذہب جانے کی جگہ اور راہ کو کہتے ہیں۔ پھر یہ منتقل ہوا احکام شرعیہ کی طرف جو احکام اجتہادیہ ہیں۔ جو طریقہ ہو مجتہدین کا کہ چلتے ہیں ان پر دلائل عقلیہ راجحہ سے۔ ولیکن اس کے معنے عرف و اصطلاح فقہاء میں مخصوص ہیں مجتہدین کے ساتھ احکام شرعیہ فرعیہ اجتہادیہ میں جو مستفاد ہے ادلہ ظنیہ سے اور یہ شامل ہے جمیع مذاہب مجتہدین کو۔

ف۔ عبارت مذکورہ سے مثل مہر نیمروز کے آشکارا ہے کہ مذہب نام ہے مسائل اجتہادیہ کا۔ مجھے افسوس ہے ان ارباب علم و دانش پر جن کے پیش نظر ایسی صاف و صریح عبارتیں ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے اور ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ اس عبارت سے لغت و اصطلاح دونوں کا فیصلہ ہو گیا کہ مسائل اجتہادیہ کا نام مذہب ہے۔ دھو المدعی۔

اس سے بھی زیادہ صاف اور صریح عبارت ملاحظہ کیجئے:۔

ان الدین منسوب الی اللہ تعالیٰ لانہ وضع الٰہی یدعوا اصحاب العقول الی قبول ما ھو عند الرسول والملۃ الی النبی والمذھب الی المجتہد (مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ج ۱ ص ۶)

یعنی دین منسوب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے کہ اس کا واضع خود پروردگار ہے (الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ) اور ملت منسوب ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کی طرف (ملۃ ابیکم ابراہیم وغیرہ من الآیات) اور مذہب منسوب ہے مجتہدین کی طرف کما عرفت آنفاً فتدبر ایہا الشفیق ولا تکن من الجاہلین۔

ف۔ بس یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی کو ہم حق جانتے ہیں۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اس کے خلاف کو ہم باعث جہالت و ضلالت جانتے ہیں۔ اسلئے کہ علماء کرام نے اس کی تصریح فرما دی ہے۔ چنانچہ قاری عبد الرحمٰن صاحب پانی پتی مکائد وہابیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ وہابیوں کا اپنے تئیں مانند روافض کے محمدی کہنا اور دین محمدی کو مذہب محمدی قرار دینا (کشف الحجاب صفحہ ۶) و ایضاً جب انکا مذہب پوچھئے محمدی بتا دیں۔ یہی قول روافض کا ہے کہ مذہب اور دین کو ایک جانتے ہیں (ص ۱۰)

ف۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مذہب اور دین کو ایک جاننا یہ علامت ہے وہابیت کی۔ ایسا ہی فرمایا حضرت مولائی و مرشدی جناب مولوی محمد رضا علی صاحب نے۔ نور اللہ مضجعہ و افاد علینا برکتہ۔ اور یہی میرا مذہب ہے۔ کہ دین کو مذہب کہنا شعبہ وہابیت ہے ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

تنبیہ:۔ احقر کے رسالہ تنظیم الاحکام فی رد تعلیم الکلام کے متعلق علماء کرام و فضلاء عظام کی ۳۰۔ ۳۵۔ تقریظیں موصول ہو چکی ہیں (جو عنقریب طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہونگی) کسی بزرگ نے اس کے خلاف ظاہر نہ فرمایا۔ بلکہ حضرت قاضی فضل احمد صاحب دام مجدہٗ نے اپنے رسالہ خالص حمیت الاسلام میں اور جناب مولانا سید شمس الدین اشرف محدث کچھوچھہ شریف نے اپنی تقریظ میں احقر کی تائید و مخالف کی تردید

فرمائی ہے۔ باوجودیکہ بدلائل شرعیہ احقاق حق ہو چکا۔ اگر کوئی ضد و ہٹ پہ اڑا ہے اور قوانین شرعیہ کا لحاظ نہ کرے تو اس کا کیا علاج ہے۔ ؎

تو ام آنکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کو ز خود برنج در است

بعض حضرات نے معارضہ میں دلائل عقلی پیش فرمائے ہیں تاوقتیکہ اثبات مدعا کے لئے دلائل شرعیہ نہ پیش فرمائیں وہ قابل کلام و خطاب نہیں۔ کیونکہ احقر کے دعوے کی بنیاد مجرد عقل و قیاس پر نہیں ہے بلکہ ادلہ شرعیہ پر ہے۔ پس مجرد دلیل عقلی پیش کرنا مخالف کے عجز و قصور کی دلیل ہے۔ اور اس کے مصداق ہے ؎

اذا یلتبس الانسان طال لسانہ
کسنور مغلوب یصول علی الکلب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا بحق حبیبنا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً۔ والحمد للہ رب العالمین وانا العبد الضعیف العاصی محمد عبد السمیع الحنفی الہنادسی۔

ایمان القرآن

پر ایک شبہ اور اس کا ازالہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ معزز ناظرین! مخالفین اسلام کی جانب سے ایمان القرآن پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ نئے نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے جوابات امام رازی و علامہ ابن قیم کی تصانیف میں موجود ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ اعتراض ان سے پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا۔ مگر یہ نکتہ قابل غور ہے کہ متقدمین معتزلہ کے زمانہ میں (جو بغیر عقلی دلیل کے ایک قدم آگے نہیں رکھتے تھے) یہ اعتراض پیدا نہیں ہوا تھا جس کی وجہ غالباً یہی تھی کہ وہ لوگ چونکہ ادیبانہ مذاق رکھتے تھے۔ اور فصاحت و بلاغت پر دل و جان سے شیدا تھے اسلئے

ن القرآن کی بلاغت پر اعتراض کرکے اپنی جودت دنیا
شہرنہیں کرنا چاہتے تھے۔ خود زمانہ پناہی رسالت
صلعم میں جب کہ اہل عرب اپنی زبان دانی اور فصاحت
اغت کے مقابلہ میں تمام دنیا کو عجم سمجھتے تھے اور
ن حکیم جیسی فصیح و بلیغ کتاب پر بھی اعتراض کئے
یرز رہے لیکن ایمان القرآن پر انہوں نے بھی
ی اعتراض نہیں کیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ قسمیں قرآن میں کیوں کھائی گئی ہیں
لانکہ قسم کھانی اکیطرح کی کمزوری ہے چنانچہ خود قرآن
ں ہے۔ لا تطع کل حلاف مبین۔
اور قسم وہ کھایا کرتا ہے جسکی بات پر اعتماد نہ کیا جائے۔
ر اگر قسم کھائی جائے تو کسی عظیم الشان چیز کی ہونی
ہئے۔ حالانکہ قرآن حکیم میں جن چیزوں کی قسم کھائی
گئی ہے۔ وہ اکثر حقیر اور ذلیل اشیاء ہیں۔ مثلاً تین
اور زیتون وغیرہ۔

اور قسمیں اکثر ایسے امور پر کھائی گئی ہیں جو نہایت
ہم بالشان ہیں مثلاً قیامت کا اثبات رسول کی
صدیق وغیرہ اور ظاہر ہے کہ ان کو دلیل سے ثابت
یا جانا چاہئے نہ قسم سے مزید براں یہ قسمیں فضول بھی ہیں
یونکہ مخالف پر تو قسم کھانا حجت نہیں ہو سکتا۔
کیونکہ وہ طالب دلیل ہے۔ اور متبعین کو یقین دلانے
ے لئے محض کہہ دینا کافی ہے۔

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ اکثر لوگ قسم کے مضمون
سمجھنے کے باعث مطلب سے دور جا پڑے ہیں۔
وران کے دلوں میں شبہات رقیقہ نے گھر کرلیا ہے
یکن قسم کے جو معنے ہم بیان کرتے ہیں اس سے
ب اعتراضات ادنیٰ تامل کے ساتھ رفع ہو جاتے
یں۔ وھو ہذا:۔

اپنے و نیز عربی زبان کے محاورات میں غور و تامل
کرنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ قسم اکثر
ی شہادت ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم اردو میں روزمرہ کے
محاورات میں کہتے ہیں کہ "خدا شاہد ہے" جو قسم کھانا
کے مرادف ہے۔ اور عربی میں کہا جاتا ہے۔ واللہ
علی ما نقول شہید۔

پس جسطرح ایک شاعر اپنے قصیدے کو اپنے
ال شاعری کے ثبوت میں اور ایک خوشنویس اپنے
ھے ہوئے قطعات کو اپنی خوشنویسی کے ثبوت میں

پیش کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالے نے ان چیزوں
کی قسم کھائی ہے جنپر غور کرنے سے انسان خدا کی
صنعت و کاریگری کا قائل ہو سکتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ایمان القرآن کا مطلب صرف اتنا
ہی ہے کہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ حق تعالیٰ
ان کو غور و تدبر کرنے کے واسطے شہادت میں پیش
کرتا ہے۔ تاکہ اس کی مخلوق میں سے ادنیٰ اور اعلےٰ
چیز پر غور کرکے ہم اپنے ایمان اور یقین کو درست کرسکیں
یہیں سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ جس چیز کی قسم کھائی
جائے۔ اس کا عظیم اور محبوب ہونا ضروری نہیں بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ مقسم بہ کا صرف نفس مدعا پر دال ہونا ضروری
ہے۔ پس انجیر اور زیتون کی قسموں کا (جو قرآن میں
وارد ہوئی ہیں) صرف اسی قدر مطلب ہے کہ اللہ
تعالےٰ کی خالقیت کے ایک شعبہ کی طرف انسان کو
متوجہ کرتی ہیں۔ چاند سورج زمین۔ آسمان اور گھوڑے
وغیرہ کی قسمیں (جو قرآن میں وارد ہوئی ہیں) سب ایسی چیزیں
ہیں۔ کہ اگر انسان ان پر غور کرے۔ تو حق تعالے کی کمال
تدبیر کا یقیناً معترف ہو جائے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ انسان کے
سامنے اپنی بعض مخلوقات کو شہادت میں پیش کرکے
ان کے اندر غور و تامل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ انسان
ضعیف البنیان اس کی عظمت و جبروت کا معترف
ہوکر اپنی قوت ایمانی کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے اور
اس کے ماسوا کسی باطل معبود کے سامنے اپنی گردن
نیاز خم نہ کرے۔ چنانچہ سورۂ عصر میں زمانہ کی قسم کھاکر
اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ "زمانہ شاہد ہے اس بات
پر کہ بیشک انسان ٹوٹے میں ہے"۔ جس کو دوسرے
لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ "تاریخ عالم گواہ ہے
کہ انسان نقصان میں ہے"۔ یعنے اے انسان اگر تو
دنیا کی موجودہ اور گذشتہ تواریخ کا مطالعہ کرے اور
اقوام عالم کے عروج اور تنزل میں غور کرے تو معلوم
ہو جائے گا۔ کہ تو خسران میں ہے۔

اور سورہ عادیات میں گھوڑے کو شہادت میں پیش
کرکے یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ اے ناشکرے انسان!
ذرا ان فرمانبردار گھوڑوں میں غور کرو۔ جو اپنے مالک
اور آقا کو اپنی پشت پر سوار کرکے میدان جنگ میں لیجاتے
ہیں جہاں وہ اپنی آنکھوں سے برچھوں اور تلواروں کی

چمک کو دیکھتے ہیں۔ اور اپنے کانوں سے بندوقوں اور
توپوں کی خوفناک آواز کو سنتے ہیں۔ اور مقابلہ کے وقت
خود زخموں سے چور ہوکر اپنے مالک کو پشت سے گراکر
بھاگ نہیں جاتے بلکہ آخر دم تک اس کا ساتھ دیتے
ہیں۔ اور دشمنوں کے حملوں سے بچاکر اس کو غالب
اور فتحیاب کرتے ہیں۔ لیکن اے انسان تو اشرف
المخلوقات ہونے کے باوجود بھی اپنے مالک اور مربی
حقیقی کا ناشکر گذار ہے۔ اور اس کی نعمتوں کا
کفران کرتا ہے۔ ذرا اس حیوان کی حالت پر غور کرکے
عبرت اور نصیحت حاصل کر!

اور سورہ تین میں انجیر۔ زیتون۔ پہاڑوں والے
پہاڑ۔ اور بلد امین یعنی مکہ معظمہ کی قسم سے اپنی ان چار
زبردست نعمتوں کو انسان کے غور کرنے کے واسطے
پیش کیا ہے۔ تاکہ حق تعالےٰ کی ان نعمتوں میں تدبر
و تفکر کرکے اپنے آپکو پہچانے اور اپنی قوت ملکی کو
قوت بہیمی پر غالب کرے۔ فقط

(محمد اسمٰعیل سنبھلی نعمانی)

فتاوے

سوال نمبر ۱۔ ایک شخص نے سوال کیا ہے کہ جناب
سلطانِ دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ
کیوں پکارتے ہو۔ اگر آپ حیات النبی مانتے ہو تو
قرآن شریف یا احادیث صحیحہ سے کیا دلیل رکھتے ہو۔
علاوہ ازیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی کیوں کہتے ہو
اس کی دلیل کیا رکھتے ہو؟ براہ کرم و احقر نوازی کے
سوال بالا کے جواب باصواب سے آگاہی بخشیں۔
(خاکسار از محمد شاہ سنی حنفی قادری نقشبندی مجددی)

جواب نمبر ۱۔ ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات النبی ہیں
قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تقولوا
لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن
لا تشعرون (بقرہ) اسی طرح سورۂ آل عمران میں ہے
یہ دونوں آیتیں شہداء کے حق میں ہیں اور یہ ظاہر
ہے کہ شہداء سے انبیاء افضل ہیں اور ہمارے آقا نے
نامدار حبیب کردگار نبی الانبیاء اور سید الانبیاء ہیں

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور مومنین کے حق میں کلام الٰہی یوں ہے۔ سواء محیاھم ومماتھم (پ ۲۵) ان کا مرنا جینا برابر ہے۔ اور انبیاء مومنین سے افضل ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی ص ۳۵۵ میں فرماتے ہیں:۔

"باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ متدین بدین خود" الخ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حال پر مطلع ہیں اور یہ زندوں کا کام ہے۔ اگر آپ کو ہمارے حالات سے آگاہی نہ ہو۔ تو حضور کیسے شہادت ادا فرمائیں گے۔ فافھم ولا تکن من المنکرین۔

احادیث:۔ ابن ماجہ ص ۱۱۹ میں ہے:۔

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ اسی طرح صفحہ مذکور میں یہ حدیث پاک موجود ہے۔ اور اس کے بعد یہ لفظ مبارک ہیں۔ فنبی اللہ حی یرزق۔ یعنی فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام پاک کو کھائے۔ پس نبی اللہ زندہ ہیں۔ ان کو روزی دی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:۔ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔ یعنی انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مررت بقبر موسیٰ فاذا ھو فیہ قائم یصلی۔ معراج کی رات کو میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گذرا۔ دیکھا کہ نماز میں کھڑے ہیں:۔

الحاصل جب مومنین شہداء انبیاء زندہ ہیں تو ان کو لفظ یا سے پکارنے میں کچھ شرعاً ممانعت نہیں جیسا کہ صلحائے امت کا حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک سے اسوقت تک یہی دستور چلا آیا ہے۔ اور قیامت تک رہیگا۔

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا۔ کہ مصیبت کے وقت جو شخص یا رسول اللہ۔ یا علی۔ یا شیخ عبدالقادر کہے۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہ؟ تو آپنے جواب دیا کہ اولیاء اللہ سے استغاثہ اور ندا اور توسل امر مشروع اور شئی مرغوب ہے اس کا انکار مکابر یا معاند جو اولیاء کرام کی برکات سے محروم ہے وہی کریگا۔ آپ کے فتاوی میں ہے۔

سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلا ھل ھو جائز شرعا ام لا اجبت نعم الاستغاثة بالاولیاء وندائھم والتوسل بھم امر مشروع وشیئ مرغوب لا ینکرہ الا مکابر او معاند وقد حرم برکة الاولیاء الکرام انتھی۔

عاقل کے لئے یہی مختصر کافی ہے تفصیل کے لئے دیکھو ضرب القنادہ علی راس من ینکر من قول شیئا للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ فقط۔

ھذا عندنا واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ ابورشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ خطیب وامام جامع مسجد مزنگ لاہور۔

سوال نمبر ۲۔ ایک شخص باوجود اہل سنت وجماعت ہونیکے جماعت کو چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھتا ہے۔ آیا ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ جبکہ امام میں کوئی نقص شرعی بھی ثابت نہ ہو۔

جواب ۲۔ ایسے شخص کی نماز ناقص ہے کیونکہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور بغیر جماعت نماز پڑھنے والے کی سیرت منافقانہ ہے۔ ہدایہ باب الامامت میں ہے الجماعة من سنن الھدیٰ لا یتخلف عنھا الا منافق (ص ۱۰۱)

سوال نمبر ۳۔ ایک شخص امور متنازعہ میں اس بات کا قائل ہو کہ ان تنازعہ کے متعلق شرع دین محمدی جو کچھ حکم دیوے منظور کرنیکو تیار ہوں۔ وغیرہ۔ بعد فیصلہ مفتیان با ثبت حدیث صریح انکار کردے کہ میں نہیں مانتا۔ ایسا شخص کون ہے؟ بینوا وتوجروا۔

جواب نمبر ۳۔ ایسا شخص جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ (ترجمہ) جو رسول اللہ صلعم کا خلاف کرے۔ بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینگے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنز الایمان)

سوال نمبر ۴۔ اذان بغیر وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۴۔ اذان باوضو کہنا مستحب ہے اگر کسی نے بے وضو کہدی تو جائز ہے۔ فان اذن علی غیر وضوء جاز (جوہرہ نیرہ ص ۴۳)

سوال نمبر ۵۔ زید نے ۴ یا ۵ برس عمر کی ایک لڑکی کا نکاح کیا۔ اور بعد چند روز تین طلاق دیدیا۔ خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی۔ پھر ابھی فوراً زید اپنا منکوحہ مطلقہ کے نکاح کرنیکا ارادہ کیا۔ کیا اس طلاق کی عدت ہے یا نہیں؟ اور بدوں تحلیل نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب نمبر ۴۔ اس طلاق کی عدت تین ماہ ہے ہدایہ ص ۴۳ میں ہے۔ وان کانت ممن لا تحیض من صغر او کبر فعدتھا ثلثة اشھر۔ یعنی جس عورت کو بوجہ صغر سنی یا بڑھیا ہونے کے حیض نہ آئے اسکی عدت تین ماہ ہے۔ بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکیگا لَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (پ ۲ بقرہ)

سوال نمبر ۵۔ بہاولپور میں ایک مولوی صاحب نے درخواست تمسکاتی ایک معززہ پر اس مغالطہ سے دستخط کئے کہ دستخط کنندگان نے کہا کہ یہ درخواست فلاں ہندو کے برخلاف ہے۔ مولوی صاحب مذکور نے بلا پڑھے دستخط کر دیئے (اس کو وہ بھی جانتے ہیں اور مانتے ہیں) پھر اصلیت کے انکشاف پر مولوی صاحب نے اون سے اول درخواست مطالعہ کے لئے مانگی۔ انہوں نے اثبات کے بعد انکار کیا۔ تب وہ مولوی صاحب اس دستخط سے برئیت اختیار کر کے جسکی تمسکات کیگئی ہے۔ اس سے اعتذار پیش کرنے کے علاوہ علماء سے التماس کرتے ہیں کہ کیا یہ میری برئیت درست ہے؟ علیٰ ہذا القیاس اون کے چچا صاحب سے بھی یہی واقعہ بعینہ پیش آیا۔ جلدی میں انہوں نے بھی دستخط کئے ہیں۔ اب وہ بھی برئیت اختیار کرتے ہیں۔

(مرسلہ غریب غلام قادر حنفی القادری الرضوی۔ از بہاولپور)

جواب نمبر ۵۔ درست ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(مفتی ابورشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ خطیب امام جامع مسجد مزنگ لاہور)

تنویرِ اسلام کی ضیا کاریاں

عقیدتمندانِ درگاہ علیپور کی سرگرمیاں

کارگذاری گذشتہ پندرہ روزہ سے واضح ہوتا ہے کہ مختلف اقوام کے حسب ذیل ۲۹ اشخاص ملے جن میں عیسائی، ہندو، بٹوال اور اتنی انگریزی اچار رشامل ہیں عقاید باطلہ سے نفرت و توبہ کرکے بخوشی خاطر خود مبلغین خدام الصوفیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالٰے استقامت نصیب کرے۔ آمین۔

نام معہ سکونت	عمر	قوم	اسلامی نام	نام جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا
جگا رام علاقہ جموں	.	آریہ ہندو	عبدالرحمن	مولانا مولوی
منگل سیالکوٹ	.	عیسائی	غلام محمد	امام الدین صاحب
منگر "	.	چمار	عبداللہ	رائے پوری
جگتیر جموں	۲۰ سال	بٹوال	عبداللہ	مولوی محمد حنیف صاحب
مسماۃ گنگی "	.	"	کرم بی بی	"
بھگت رام "	.	برہمن	فضل دین	"
کرامت سیالکوٹ	۵ سال	عیسائی	نور محمد	منشی عبدالعزیز صاحب
مسماۃ رحمتے "	۲۰ سال	"	عائشہ	
فاطمہ "	۳۰ سال	"	نور فاطمہ	"
نواب "	۲۵ سال	"	نواب دین	"
مسماۃ ریشم "	۲۰ سال	"	ریشم بی بی	"
منگا "	۲۰ سال	بٹوال	عبداللہ	"
دت "	۲۰ سال	"	اللہ دتہ	"
منگو "	۲۰ سال	.	غلام رسول	"
مسماۃ نتھو "	۲۰ سال	"	رحیم بی بی	"
مسماۃ ریشم "	۲۰ سال	"	ریشم بی بی	"
دیوان "	۲۰ سال	"	محمد شریف	"
جیوان "	۲۰ سال	"	مسماۃ جان بی بی	"
سندو "	۲۴ سال	ہندو	احمد علی	"
بھگت رام "	۲۵ سال	"	غلام رسول	"
مسماۃ مہراں "	۲۰ سال	تیلی	حاکم بی بی	"
جگن ناتھ "	۲۵ سال	برہمن	دین محمد	"
مسماۃ برکتی "	"	بٹوال	برکت بی بی	"
سوہنا "	۲۵ سال	"	ابراہیم	"
سردار "	۲۰ سال	"	اسمٰعیل	"

نمبر شمار	نام معہ سکونت	عمر	قوم	اسلامی نام	جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا
۲۶	درگاہ داس علاقہ سیالکوٹ	۲۰ سال	برہمن	محمد دین	منشی عبدالعزیز صاحب
۲۷	میلا رام "	۲۵ سال	"	احمد دین	"
۲۸	ہردیال فرخ آباد	۵۰ سال	کرمی	عبداللہ	مولوی حشمت اللہ صاحب
۲۹	مسماۃ کوسیلا "	۲۴ سال	"	زینب	"

العارض

(محمد حفیظ الدین ناظم خدام الصوفیہ دفتر آگرہ رکاب گنج)

اظہارِ ناراضگی

جمعیۃ المومنین کلکتہ کا یہ جلسہ موجودہ مدیر زمیندار کی اس ناجائز نفاق انگیز و فتنہ تحریر پر جو اس نے ۲۰ ستمبر ۲۳ء کی اشاعت میں بہ تحت عنوان افکار و حوادث "المومن" و قوم مومن کے متعلق شائع کی ہے۔ اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور آیت قرآنی ولا تنابزوا بالالقاب الخ کے ماتحت مدیر کی اس حرکت مذبوحی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مالک اخبار کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد از جلد کروڑوں مومنین کے جذبات کو ملحوظ رکھکر ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے"۔

(عبدالرحیم بی۔ اے۔ ناظم جمعیۃ المومنین۔ کلکتہ)

شاندار
القصیدۃ الیوسفیہ لقادری القصیدۃ الغوثیہ } شارح نے پہلے تصیدہ غوثیہ کا ... ہر ایک شعر کی پوری تشریح کر دی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ خوشنما۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ قابل دید قیمت ۸ر
فیصلہ علمِ غیب } اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کا کیا گیا ہے جو قابل ملاحظہ ہے قیمت ۲ر
ضروری مسائل رمضان المبارک } روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی بزرگی میں نہایت عمدہ دلائل دیئے گئے ہیں۔ ۲ر
الکتاب المجید فی وجوب التقلید } اس میں تمام دنیا کے وہابیوں کے اعتراضات کا عقلی اور نقلی دلائل سے جواب دیا گیا ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر
روضۃ الانبیاء یعنی قصص الانبیاء } اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے تا رسول اللہ صلعم تک اور رسول اللہ صلعم کے بعد تمام جنگوں کا ذکر تفصیل وار معہ حالات امام احمد حنبل تک درج ہیں۔ قیمت
تذکرۃ الاولیاء اُردو } اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام کے مفصل سوانح زندگی اور حالات مبارکہ درج ہیں جبکی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت
اُردو لغات فیروزی } اس میں تمام اُردو الفاظ کے معنے انگریزی ڈکشنری کی مانند درج ہیں۔ نہایت عام فہم اور آسان ہے۔ حجم ۵۰۰ صفحات قیمت
عربی لغات فیروزی مکمل (جلد اول) } جس میں عربی الفاظ کے معنے اُردو زبان میں درج ہیں اور اُردو کے عربی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور الفاظ عربی کی ترتیب ... انگریزی ڈکشنری ... والے کو پوری مدد ...
اخبار الفقیہ امرتسر نمبر اپریل ۱۱۱۹
صرف و نحو عربی کی مختصر مگر اصول و قواعد بھی درج کئے گئے ہیں اُردو خوان اصحاب بغیر مدد استاد کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت
گلدستہ مناقب غوثیہ معہ شجرہ شریف } یہ رسالہ پنجابی زبان میں نہایت اعلےٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے قیمت ۴ر
مسائل الزکوٰۃ } مسئلہ زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت ۴ر
اسماء الحسنٰی } اس میں باریتعالیٰ کے ننانوے ناموں کے خواص و برکات کی تفصیل بسم اللہ شریف اور دیگر اوراد و وظائف کے علاوہ تعویذات نادرہ درج ہیں۔ نہایت قیمتی نسخہ ہے باینہمہ قیمت ۴ر
تحقیق گوشت خوری معہ مسئلہ قربانی گائے } اس میں آریہ و دیگر منکرین کے اعتراضات کا جواب قرآن و حدیث و ادلہ عقلیہ سے نہایت مفید تحریر کیا گیا ہے ناظرین غور سے پڑھیں۔ ۴ر
ترغیب الحج والزیارت لحصول الاجر والافادۃ } معہ تاریخ مدینہ منورہ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۵ر
نظام خیر الانام لحفظ الخلافۃ والاسلام } اس کتاب میں تمام ان قوانین اسلام کا ذکر دلچسپ پیرایہ میں کیا گیا ہے جن پر عمل کر کے اہل اسلام اپنے مذہب و ملت اور خلافت کو اغیار کی دستبرد سے بچا سکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے ماتحت جمع ہو کر دنیوی ترقی کر سکتے ہیں۔ قابل دید قیمت ۸ر
رسالہ بیعت } اس رسالہ میں بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا ہے کہ بیعت مروجہ ایک مستحسن طریقہ ہے مخالفین کے دندان شکن جوابات ہیں ۲ر
فیض ربانی در شرح دعاء سریانی } پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شرح کی ہے۔ ۲ر
سوانح حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی } مترجمہ مولوی محمد فضل خان صاحب چنگا بنگیال راولپنڈی ۳ر
مجموعہ احادیث والقرآن فی حقوق النسوان } عورتوں کے حق میں قیمت ... اس کے بیان میں ۴ر
فتاوٰی } مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے چند اشخاص کی سوالوں کے جوابدیئے ہیں ۳ر
نیر عروض } اس رسالہ میں اُردو شاعری کے قوانین مفصل طور پر درج ہیں۔ شائقین کے لئے مفید ۳ر
بہشتی جوہر } اس رسالہ میں عورتوں کیلئے تحصیل علم و ہنر اور نظام خانہ داری اور اطاعت شوہر اور نماز کے پڑھنے اور گناہوں سے بچنے اور تجربہ کرنے کی تاکید اور ترغیب کی گئی ہے عورتوں کو چاہئے کہ اس کے موافق عمل کریں اور اس کے مرتب کرنیوالے کو دعاء خیر سے یاد کریں۔ قیمت ۳ر
المشتہر:- مینیجر اخبار "الفقیہ" امرتسر (پنجاب)